S_1997_3_49_51

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

جبریئل دیوان

بنام۔

ریاست مہاراشٹرا

24 جولائی 1997

ایم۔ایم۔پنچھی اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹسز

مجموعہ تعزیرات ہند، 1860:

دفعہ 417، 465 اور 471 کے تحت جرائم-ایک وزیر کے زیر اہتمام ثقافتی شو کے ضروری اجزاء-فنکاروں کو دعوت نامے-وزیر کے خط کے سر خط تیار کردہ دعوت نامے-خطوط جعلی ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔دو ملزم-اپیل کنندہ اور دیگر شریک ملزم-شریک ملزم کے خلاف الزام کہ اس نے یہ خطوط جعلی بنائے تھے-ٹرائل عدالت کے ذریعے شریک ملزم کو بری کر دیا گیا-اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے وصول کنندگان کو جعلی خطوط پہنچائے تھے-عدالت عالیہ کے ذریعے دفعہ 471 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 465،417 کے تحت اپیلنٹ کو سزا-اپیل عدالت عظمیٰ کے سامنے-جعلی خطوط کی ترسیل سے، نہ تو کسی کو کوئی غلط فائدہ ہوا اور نہ ہی کسی دوسرے کو کوئی غلط نقصان ہوا-اس طرح اپیل کنندہ کے عمل کو بے ایمانانہ طور پر کیا گیا نہیں کہا جا سکتا-اسی طرح اپیل کنندہ کو دھوکہ دینے کا کوئی ارادہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کے عمل سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا جس کے علاوہ دھوکہ دہی کرنے والے شخص نے دوسری صورت میں کام کیا ہوتا-'بے ایمانانہ' یا دھوکہ دہی سے کیے گئے عمل کے بنیادی اجزاء غائب ہیں، آئی پی سی کی دفعہ 471 کے تحت 465 کے ساتھ پڑھے جانے والے الزامات مکمل طور پر تھے۔غلط جگہ-اپیل کنندہ کے عمل یا غلطی سے کوئی نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہی اس سے جسمانی دماغ یا تکرار میں کسی شخص کو نقصان پہنچنے کا امکان تھا-اس طرح دفعہ 417 کے تحت اس کی سزا بھی مکمل طور پر غلط تھی۔

ڈاکٹر ایس دت بنام ریاست یو پی، اے آئی آر (1966) ایس سی 523، حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1993 کی فوجداری اپیل نمبر 545۔

سی آر ایل نمبر 302 آف 1988 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 31.7.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے وی۔اے۔مہتا اور اے۔کے۔سنگھ۔

جواب دہندہ کے لیے ڈی۔ایم۔نرگولکر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد، ہم نے ریاست مہاراشٹر کے فاضل وکیل، مسٹر ڈی ایم نرگولکر سے ملاقات کی، جس میں انہیں اپیل کے تحت فیصلے کی حمایت کرنے کے لیے جمع کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔انہوں نے کھلم کھلا اعتراف کیا کہ وہ ایسا کرنے سے قاصر تھے۔ہم اس کے اپنائے گئے منصفانہ موقف کی تعریف کرتے ہیں۔اس کی حمایت میں، ہم اپنی وجوہات درج کرتے ہیں۔

شری اظہر حسین، پی ڈبلیو2 ریاست مہاراشٹر میں متعلقہ وقت میں وزیر تھے۔اس نے ایک ثقافتی شو کا منصوبہ بنایا تھا جس میں کچھ فنکاروں کو مدعو کیا گیا تھا۔استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ وزیر کے سرِیخط پر دو خطوط نمائش 28 اور نمائش 29 تیار کیے گئے تھے، جس پر راجہ مراد اور جاوید خان، پی ڈبلیو کو مدعو کرنے کے لیے دعوت نامے لکھے گئے تھے۔یہ خطوط مبینہ طور پر جعلی تھے کیونکہ ان پر وزیر کے دستخط نہیں تھے۔شو طے شدہ دن پر منعقد ہوا۔مدعو افراد ان جعلی خطوط کی بنیاد پر آئے تھے۔بعد میں ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا۔اس معاملے کی تحقیقات سی بی آئی نے کی تھی۔اپیل گزار کے ساتھ ساتھ ایک پٹیل، ملزم نمبر 2 کے خلاف بھی الزامات عائد کیے گئے تھے۔دوسرے ملزم کو ٹرائل عدالت نے بری کر دیا ہے۔عدالت عالیہ نے ان کی بری ہونے کے فیصلے کو برقرار رکھا ہے۔بری کیے گئے ملزم کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے ان خطوط کو جعلی بنایا تھا۔دوسرے ملزم کے بری ہونے کی وجہ سے استغاثہ کے مقدمے کا وہ حصہ سیل کر دیا گیا ہے۔اپیل کنندہ کا کردار یہ تھا کہ اس نے ان دو جعلی خطوط کو وصول کنندگان تک پہنچایا تھا۔اس عمل کے لیے، اگرچہ اسے ٹرائل عدالت نے بری کر دیا تھا، عدالت عالیہ نے اسے دفعہ 417، دفعہ 471 کے ساتھ آئی پی سی کی دفعہ 465 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا ہے اور اسے سزا سنائی ہے جیسا کہ اپیل کے تحت فیصلے میں انکشاف کیا گیا ہے۔

یہ دہرایا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ ان دستاویزات کا جعل ساز نہیں تھا۔دفعہ 471 میں حکم دیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی دھوکہ دہی یا بے ایمانانہ طور پر کسی بھی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرتا ہے جسے وہ جانتا ہے یا جس پر یقین کرنے کی وجہ ہے کہ وہ جعلی دستاویز ہے، اسے اسی طرح سزا دی جائے گی جیسے اس نے اس طرح کی دستاویز کو جعلی بنایا تھا۔دفعہ 465 میں کہا گیا ہے کہ جو بھی جعل سازی کا ارتکاب کرے گا، اسے دو سال تک کی مدت کے لیے قید، یا جرمانے، یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔اب مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 24 اور 25 میں بالترتیب 'بے ایمانانہ' اور 'دھوکہ دہی' کے الفاظ کی تعریف کی گئی ہے۔'بے ایمانانہ طور پر' کا مطلب

یہ ہے کہ جو کوئی بھی کسی ایک شخص کو غلط فائدہ پہنچانے یا کسی دوسرے شخص کو غلط نقصان پہنچانے کے ارادے سے کچھ کرتا ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ کام 'بے ایمانانہ طور پر' کرتا ہے۔ لفظ 'دھوکہ دہی سے' کی تعریف اس معنی میں کی گئی ہے کہ کسی شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دھوکہ دہی کا کام کرتا ہے اگر وہ دھوکہ دہی کے ارادے سے وہ کام کرتا ہے لیکن دوسری صورت میں نہیں۔ اس عدالت نے ڈاکٹر ایس دت بنام ریاست یو پی، اے آئی آر (1966) ایس سی 523 میں لفظ 'دھوکہ دینے کا ارادہ' کو 'دھوکہ دینے کا ارادہ' کے مترادف نہیں قرار دیا ہے۔ اس کے لیے کچھ کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے جس کے نتیجے میں نقصان ہوتا ہے لیکن دھوکہ دہی کے لیے دھوکہ دہی کرنے والا شخص اس سے بچتا۔ یہاں جعلی خطوط کی ترسیل سے نہ تو کسی کو کوئی غلط فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کو کوئی غلط نقصان ہوتا ہے۔ اس طرح اپیل کنندہ کے عمل کو بے ایمانانہ طور پر کیا گیا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح اپیل کنندہ کو دھوکہ دینے کا کوئی ارادہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کے عمل سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا جس کے علاوہ دھوکہ دہی کرنے والے شخص نے دوسری صورت میں کام کیا ہوتا۔ ایکٹ کے بنیادی اجزاء 'بے ایمانانہ' یا 'دھوکہ دہی سے' غائب ہونے کی وجہ سے، آئی پی سی کی دفعہ 471 کے تحت 465 کے ساتھ پڑھا گیا الزام مکمل طور پر غلط تھا اور عدالت عالیہ ان الزامات پر اپیل کنندہ کو سزا سنانے میں غلطی کا شکار ہو گئی۔

جہاں تک دفعہ 417 کے تحت سزا کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے دفعہ 415 آئی پی سی میں فراہم کردہ 'دھوکہ دہی' کی تعریف کو نظر انداز کر دیا ہے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 420 کے تحت جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ اپیل کنندہ کے عمل یا غلطی میں شامل کسی قیمتی یا جائیداد کی کوئی دھوکہ دہی نہیں ہوئی تھی۔ اس سے ابھی یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ، اس لیے، آئی پی سی کی دفعہ 417 کے تحت جرم کا مجرم ہوگا۔ جو بات قابل فہم ہے وہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے شاید سوچا کہ اپیل کنندہ کا عمل یا معافی 'دھوکہ دہی' کے جرم کے پہلے حصے میں شامل نہیں ہے جیسا کہ آئی پی سی کی دفعہ 415 میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو، ملزم کا عمل یا غلطی کسی بھی صورت میں بعد کے حصے میں نہیں آ سکتی کیونکہ ہم یہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ اپیل کنندہ کا عمل یا غلطی کس طرح جسمانی دماغ یا تکرار میں کسی شخص کو نقصان پہنچایا اس کا امکان تھا۔ اس طرح دفعہ 417 کے تحت جرم کے لیے اپیل کنندہ کی سزا بھی مکمل طور پر بے جا تھی اور اس سکور پر فیصلہ الٹنے کا مستحق ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اپیل کنندہ کو تمام الزامات سے بری کرتے ہیں۔ معاملہ ختم کرنے سے

پہلے، ہم مسٹر نر گولکر کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے ابتدا میں ہی اپیل کنندہ کو بری کرنے کے فیصلے کو تسلیم کیا جس کے لیے ہم نے مذکورہ جواز شامل کیا ہے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:16
I am the author of this document